(۲)

نام کتاب : حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

مصنف : عبدالرشید عراقی

ضخامت : ۱۸۴صفحات قیمت: درج نہیں

ناشر : القاسم اکیڈمی‘ جامعہ ابوہریرہ‘ خالق آباد‘ ضلع نوشہرہ

ملنے کا پتا: عبدالرشید عراقی‘ عراقی گیٹ سوہدرہ‘ براستہ وزیر آباد‘ ضلع گوجرانوالہ

زیر تبصرہ کتاب دو ابواب اور ایک ضمیمے پر مشتمل ہے۔ پہلا باب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ولادت سے خلیفۃ المسلمین بننے تک ہے۔ دوسرے باب کا عنوان ''حضرت معاویہؓ ایک خلیفہ کی حیثیت سے'' ہے۔ پہلے باب میں حضرت معاویہؓ کا شجرۂ نسب دیا گیا ہے جو پانچویں پشت پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا ملتا ہے اور ان کی والدہ ہند کا شجرۂ نسب چوتھی پشت پر رسول اللہ ﷺ سے جا ملتا ہے۔ آپؓ نے رسول اللہ ﷺ کی وفات سے تین چار سال پہلے اسلام قبول کیا۔ آپ کے والد ابوسفیان اور والدہ ہند نے فتح مکہ کے وقت اسلام قبول کیا تھا۔ قبولِ اسلام سے قبل وہ اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کے سخت دشمن تھے‘ مگر امیر معاویہؓ کا نام کبھی آپ کے دشمنوں میں نہیں لیا گیا۔ آپؓ مکہ کے چند پڑھے لکھے لوگوں میں شامل تھے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد آپؓ کتابت وحی کا فریضہ بھی ادا کرتے رہے۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد آپؓ نے پہلے تینوں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے دور میں ان کے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں پورے شام کا والی بنا دیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور ایک گروہ نے ان کی بیعت کرنے کی بجائے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کا قصاص لینے کا مطالبہ کر دیا۔ حالات خراب ہونے شروع ہو گئے‘ جس کے نتیجہ میں جنگ جمل اور جنگ صفین ہوئیں جن میں ہزاروں مسلمان مارے گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد حضرت حسن رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ کے حالات پیدا ہو گئے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے چھ ماہ خلافت کی‘ بعد ازاں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کر کے خلافت سے دستبردار ہو گئے۔ اب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سلطنت اسلامیہ کے امیر المؤمنین مقرر ہو گئے۔ آپ ۴۱ھ سے ۵۹ھ تک خلیفہ رہے۔ آپ بڑے زیرک اور سمجھدار سیاستدان تھے۔ آپ کے عہد میں کئی شورشیں اٹھیں جنہیں آپؓ نے حکمت عملی کے ساتھ دبا دیا اور اسلامی سلطنت کو مضبوط کر دیا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ خلفائے راشدین میں شامل نہ تھے۔ آپؓ پر کئی اعتراض کیے گئے ہیں۔ مصنف نے ان تمام الزامات کا جواب دیا ہے۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے یزید کو اپنا جانشین بنایا اور سختی کے ساتھ اس کے حق میں لوگوں سے بیعت لی‘ جس کا جواز محلِ نظر ہے۔

کتاب کے آخر میں سات صفحات پر مشتمل ضمیمہ ہے جو پی ایچ ڈی کا ایک مقالہ ہے۔ کتاب میں مذکورہ عہد کے متعلق خاصی معلومات درج کی گئی ہیں۔